سبق-4

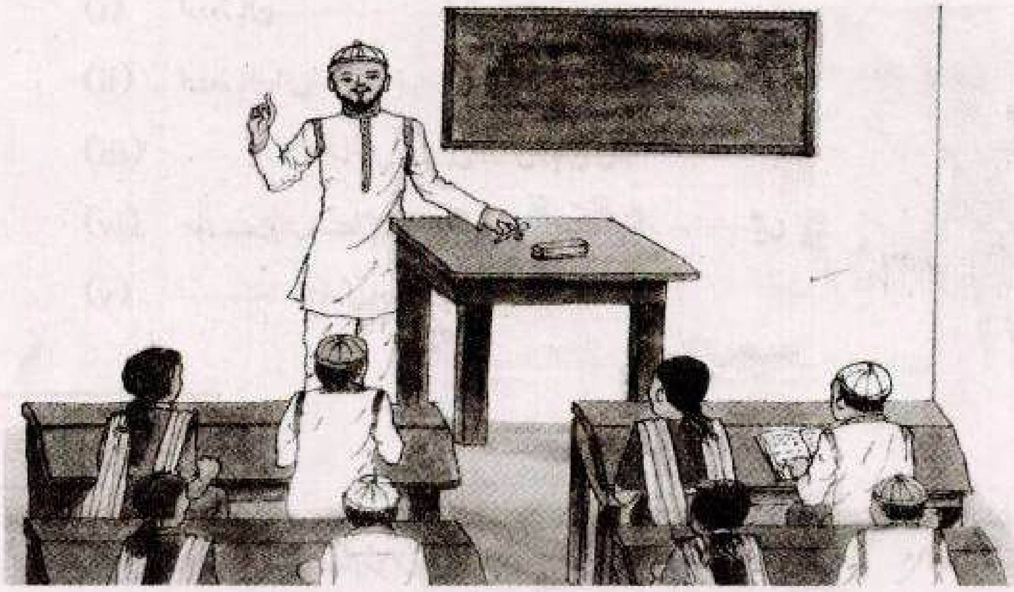

تعلیم وتربیت

تعلیم وتربیت کو ہم معنی سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ بلکہ وہ جدا جدا دو چیزیں ہیں۔ جو قوتیں خدا تعالیٰ نے انسان میں رکھی ہیں ان کو تحریک دینا اور شگفتہ وشاداب کرنا انسان کی تعلیم ہے، اور اس کو کسی بات کا مخزن اور منبع جاننا اس کی تربیت ہے۔

انسان کو تعلیم دینا درحقیقت کسی چیز کو باہر سے اس میں ڈالنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے دل کے سوتوں کا کھولنا اور اندر کے سرچشمہ کے پانی کو باہر نکالنا ہے، جو صرف اندرونی قویٰ کو حرکت میں لانے، اور شگفتہ وشاداب کرنے سے نکلتا ہے، اور انسان کو تربیت کرنا، اس کے لئے سامان مہیا کرنا، اور اس سے کام لینا ہے، جیسے جہاز تیار ہونے کے بعد

اس پر بوجھ لادنا اور حوض بنانے کے بعد اس میں پانی کا بھرنا۔ پس تربیت پانے سے تعلیم کا پانا بھی ضروری نہیں ہے، تربیت چاہو جتنی کرو! اور اس کے دل کو تربیت کرتے کرتے منہ تک بھر دو! مگر اس سے دل کی سر جی سوتیں نہیں کھلتیں، اور بالکل بند ہو جاتی ہیں۔

اندرونی قویٰ کو حرکت دیئے بغیر تربیت تو ہو جاتی ہے، مگر تعلیم کبھی نہیں ہوتی۔ اس لئے ممکن ہے کہ ایک شخص کی تربیت تو بہت اچھی ہو، اور تعلیم بہت بری۔ یہی حال ٹھیک ٹھیک ہمارے تربیت یافتہ لوگوں کا ہے، کہ تربیت تو نہایت اچھی ہے، اور تعلیم کچھ نہیں، ظاہر میں دیکھو، تو طمطراق بہت کچھ، مگر جب اصلیت ڈھونڈو تو کچھ نہیں ملبوسات اور وضع قطع سے بہت کچھ، مگر دل کی اور اندرونی قویٰ کی شگفتگی دیکھو تو کچھ بھی نہیں۔

نہایت عمدہ قول ہے کہ کتابوں کا پڑھا دینا تو تعلیم کا نہایت ادنیٰ اور سب سے زیادہ حقیر جزو ہے، بلکہ اس قسم کے بہت سے مضامین پڑھنے سے جس میں اندرونی قویٰ کی تحریک اور شگفتگی نہ ہو، جس قدر دل کے قویٰ کمزور اور ناکارہ ہو جاتے ہیں ایسے اور کسی چیز سے نہیں ہوتے۔

ہم اپنے ہاں کے بہتوں کا حال بالکل یہی دیکھتے ہیں کہ ان کے روحانی قویٰ بالکل نیست و نابود ہو جاتے ہیں اور زبانی بک بک یا تکبر و غرور اور اپنے آپ کو بے مثل و بے نظیر، قابل ادب سمجھنے کے اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ زندہ ہوتے ہیں، مگر دلی اور روحانی قویٰ کی شگفتگی کے اعتبار سے بالکل مردار ہوتے ہیں، کتابیں پڑھتے ہیں اور جس قدر عمدہ کتابیں افراط سے بہم پہنچیں ان کو اور زیادہ پڑھتے ہیں، اور اُن سے تربیت حاصل کرتے ہیں اور ایسے بیل کے مانند ہو جاتے ہیں جو برابر چرتا ہے۔ اور پھر بھی چراگاہ ہی میں رہنے کی خواہش کرتا ہے۔ پس کتابیں پڑھ لینے سے انسانیت نہیں آجاتی، بلکہ وہ کتابی علم خود ان پر بوجھ ہوتا ہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ تمام خرابیوں کی جڑ جو ہم پر نازل ہے یہی ہے کہ ہم نے اپنے دل کو اور اپنے اندرونی قویٰ کو بالکل خراب کر دیا ہے۔ علم جو حاصل کرتے ہیں، وہ بھی بعوض اسی کے روحانی قویٰ کو سرسبز و شاداب کرے، ان کو پژمردہ کر دیتا ہے، اور ہمارے قویٰ کو جو درحقیقت سرچشمہ تمام نیکیوں کے ہیں، بالکل کمزور اور ناکارہ کر دیتا ہے، اور ہماری حالت تمام معاملات میں، کیا دین کے کیا دنیا کے، خراب ہوتی ہوئی چلی جاتی ہے۔

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

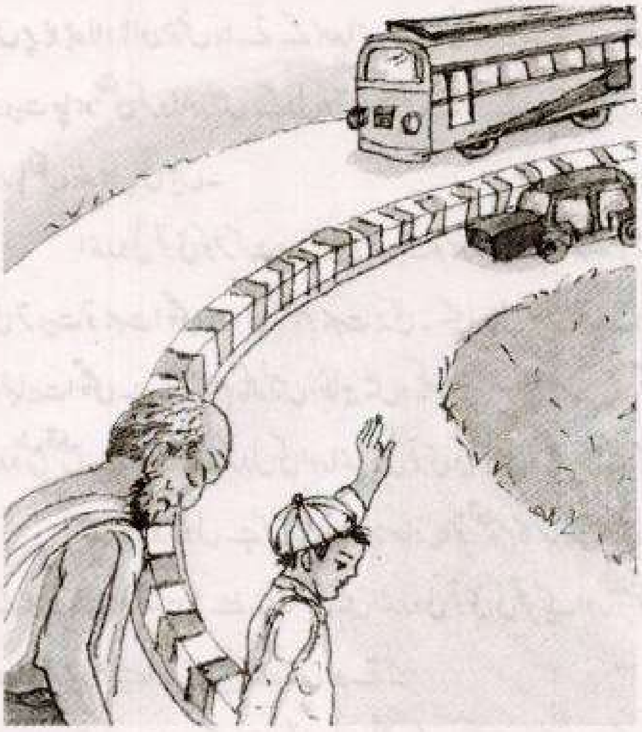

پس ہم کو اپنے پر رحم کرنا چاہئے اور ایسی تعلیم کو اختیار کرنا چاہئے جو اندرونی قویٰ کو شگفتہ اور شاداب کرے اور دل کی سوتوں کو کھول کر سرچی چشمہ سے پانی باہر نکالے جس سے ہماری زندگی سرسبز و شاداب ہو۔

● سرسید احمد خاں

مشکل الفاظ کے معنی

لفظ	معنیٰ
تعلیم	علم، پڑھانا، کچھ سکھانا
تربیت	پرورش کرنا، اچھے طور طریقے سکھانا
تحریک	ترغیب، کسی بات کو شروع کرنا
شگفتہ	کھلا ہوا
شاداب	ہرا بھرا
مخزن	خزانہ، جمع کرنے کی جگہ
مجمع	بھیڑ، ہجوم
سوت	زمین سے پانی نکلنے کی جگہ، سرچشمہ

سرچشمہ	کھلا ہوا چشمہ
قویٰ	قوت کی جمع، طاقت
طمطراق	ٹھاٹھ، شان وشوکت
عمامہ	پگڑی، دستار
جبہ	ایک طرح کا ڈھیلا کرتا جس کی آستین کلائی سے اوپر ہوتی ہے
حقیر	نیچ، کم درجے والا
جزو	ٹکڑا، حصہ
نیست ونابود	برباد ہونا، ختم ہو جانا

آپ نے پڑھا اور جانا

حصول تعلیم کو لوگ کافی سمجھتے ہیں جبکہ اس مضمون کے ذریعہ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی بے حد ضروری ہے یعنی تربیت کے بغیر تعلیم کو مکمل نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ صرف تربیت کو ہی ترجیح دیتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیم پس پشت رہ جاتی ہے۔ یہ خیال بھی ٹھیک نہیں ہے اس لئے کہ تعلیم کے بغیر تربیت بھی نامکمل ہے۔

سرسیّد احمد خاں نے ہمیں بتایا کہ تعلیم اس طرح حاصل کی جائے کہ اُس کے ذریعہ ہمارے اندرونی قویٰ شگفتہ وشاداب ہوں۔ تعلیم وتربیت کے ذریعہ ہماری خامیاں دور ہوں اور ہمارے اخلاق وکردار بہتر ہوں۔

تعلیم کے حصول کا ذریعہ کتابیں، درس وتدریس اور دیگر ذرائع ہیں جبکہ تربیت حاصل کرنے کے لئے ہمیں اچھی صحبت، والدین، بڑے بزرگوں کی فرماں برداری اور باطنی صفائی کی ضرورت پڑتی ہے۔

1. درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں، صحیح جواب چن کر لکھیں۔

(i) سر سید احمد خاں نے تعلیم کے ساتھ کس چیز کو اہم بتایا ہے؟

(الف) کسرت کو (ب) تربیت کو

(ج) والدین کی اطاعت کو (د) استاد کی اطاعت کو

(ii) انسان کی اچھی تربیت کس کے ذریعہ ہوتی ہے؟

(الف) والدین کے ذریعہ (ب) استاد کے ذریعہ

(ج) بڑے بزرگوں کے ذریعہ (د) سبھی کے ذریعہ

(iii) تعلیم و تربیت کا مقصد کیا نہیں ہے؟

(الف) کردارسازی (ب) اچھے اخلاق

(ج) دولت کمانا (د) طور طریقوں میں بہتری

(iv) درج ذیل الفاظ میں کس کا املا درست ہے؟

(الف) خاب (ب) بالکل

(ج) خاہش (د) تالق

(v) درج ذیل الفاظ میں سے 'پانی' کا ہم معنی کون سا لفظ ہے؟

(الف) آب حیات (ب) رقیق

(ج) آب (د) چشمہ

2. سوچیے اور جواب دیجیے

(الف) تعلیم و تربیت کو ہم معنی سمجھنا غلطی ہے کیوں؟

(ب) دل کی سوتوں کو کھولنے سے کیا مراد ہے؟

(ج) تعلیم کے ساتھ تربیت کیوں ضروری ہے؟

(د) اندرونی قویٰ کیسے کمزور ہو جاتے ہیں؟

(ح) ہمیں کیسی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے؟

(و) تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟ تربیت پانے کے کیا طریقے ہیں؟

3. دیئے گئے الفاظ سے ذیل کی خالی جگہوں کو پُر کریں

(ہم معنی، قول، معاملات، حرکت)

(الف) اندرونی قوی.................دیے بغیر تربیت تو ہو جاتی ہے مگر تعلیم کبھی نہیں ہوتی۔

(ب) نہایت عمدہ.................ہے کہ کتابوں کا پڑھا دینا تو تعلیم کا نہایت ادنیٰ اور حقیر جز ہے۔

(ج) ہماری حالت تمام.................میں کیا دین کے کیا دنیا کے خراب ہوتی چلی جاتی ہے

(د) تعلیم و تربیت کو.................سمجھنا غلطی ہے۔

4. نیچے لکھے الفاظ کے املا درست کریں

تمتراک	امامہ	روہانی	امدہ	خاہش

5- درج ذیل الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ جنس ظاہر ہوں

تعلیم، علم، حوض، حقیقت، تحریک، شاداب، پانی، روح

عملی سرگرمی

☆ اپنے آس پاس منعقد کسی جلسے میں جائیں اور غور کریں کہ اس جلسے میں لوگوں کے طور طریقے کیا ہیں؟

☆ کسی مذہبی شخصیت کے ایسے اقوال جمع کریں جن کے ذریعہ اچھی تربیت حاصل کی جاسکے۔